

جناب برید احمد نعمانی *

2025ء تک اسرائیل کا مکہ سکوت؟

امریکی حکام کی پیش گوئی

قبلہ اول مسلسل یہودی ہتھکنڈوں کی زد میں ہے۔ مبارک سرزمین پر مہمونی جارحیت کا تسلسل اب بھی نہ صرف برقرار بلکہ روز بہ روز پھیلتا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے گزشتہ ماہ اسرائیل نے ہیر صباح کے علاقے میں، خلافت عثمانیہ کے زمانے میں تعمیر شدہ ایک مسجد میں شراب میلے کے انعقاد کا اعلان کیا تھا۔ ان سطور کے لکھے جانے تک جو خبر سامنے آئی، اس کے مطابق یہ میلہ شدید اعتراضات کے باعث مسجد کے محن کی بجائے قریب واقع ایک پارک میں منعقد کیا گیا۔ تاہم یہ اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ منعقدہ میلے کے دوران رقص و سرود اور رے نوشی میں مصروف بعض یہودی نوجوانوں نے مسجد میں داخل ہو کر، خانہ خداوندی کا تقدس پامال کیا ہے۔ یاد رہے کہ 5، 6 ستمبر کو منعقد ہونے والے چھٹے سالانہ شراب میلے میں اسرائیل اور بیرون ملک سے 30 شراب پینے والی بیرونی کمپنیوں نے شرکت کی۔ جب کہ میلے میں محفل موسیقی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ برس جون میں اسرائیلی سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ سامنے آیا تھا۔ جس کے تحت مسلمانوں کی مساجد میں شراب میلہ اور اس کے جلو میں منعقد ہونے والی دیگر محفلیں خلاف قانون قرار دی گئی تھیں۔

مذکورہ مسجد 1906ء میں عثمانی دور خلافت میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہ مسجد 1948ء تک نماز کے لیے کھلی رہی، اس کے بعد اسے جیل اور بعد ازاں 1952ء تک عدالت بنا دیا گیا۔ جب کہ 1953 سے 1991ء تک "نقب میوزیم" کے طور پر یہ مسجد استعمال ہوتی رہی۔ اس کے بعد سے بند چلی آ رہی ہے۔ اسرائیل میں عرب اقلیتوں کے سینئر "العدالہ" نے 2002ء میں ایک پٹیشن دائر کی تھی، جس میں ذکر کردہ مسجد کو نماز کے لیے دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

دوسری طرف مغربی کنارے میں یہودی آباد کاری کے خلاف سرگرم ایک فلسطینی تنظیم نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمان) میں مسجد اقصیٰ کو نقصان پہنچانے کے پیش کیے گئے بلوں پر بحث شروع ہو چکی ہے، جس

سے قبلہ اول کو شدید خطرات کا سامنا ہے۔ ”قومی دفتر برائے تحفظ سرزمین و مخالفت یہودی آباد کاری“ کا کہنا ہے کہ اسرائیلی مجلس قانون ساز میں مسجد اقصیٰ کو یہودیوں اور مسلمانوں میں تقسیم کرنے، اسی طرح مسجد اقصیٰ اور مسجد کنبہ خغری کے علاوہ حرم قدسی کے بقیہ حصے کو یہودیوں کے لیے کھولنے کے 2 الگ الگ بلوں پر بحث کا مقصد، مسجد اقصیٰ پر مکمل تسلط جمانا ہے۔ انتہا پسند یہودی رکن پارلیمان آرے الذاؤ کی جانب سے پیش کیے گئے مسودہ قانون میں تجویز دی گئی ہے کہ مخصوص یہودی تہواروں کے موقع پر مسجد اقصیٰ کو مسلمانوں کے لیے بند کر کے صرف یہودیوں کے لیے کھولنے کی اجازت دی جائے۔ آرے الذاؤ نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے لیے مسجد اقصیٰ کو اس جگہ سے ہٹانا ہوگا۔ ادھر دائیں بازو کے اسرائیلی رکن پارلیمان زیمیف الکیین کی جانب سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مسجد اقصیٰ کو ”زمانے کے اعتبار“ سے یہودیوں اور مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ مختلف اوقات اور دنوں کو مسلمانوں اور یہودیوں کے لیے مخصوص کرنے کی اس تجویز پر بھی بحث شروع ہو چکی ہے۔ فلسطینی ذرائع ابلاغ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی اراکین پارلیمان مسجد اقصیٰ کو بھی مسجد ابراہیمی کی طرح مسلمانوں اور یہودیوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔

آسانی تعلیمات کو جھٹلا کر یہودیوں نے اپنے پر خدا کی جو پھنکار مسلط کی ہے، وہ پاتال میں بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔ اگرچہ بیت المقدس پر قبضہ جمانے کے لیے یہودی ریشہ دوانیاں عروج پر ہیں، مگر یہ بھی کھلی حقیقت ہے کہ خود امریکی حکام اسرائیلی ریاست کے سقوط کی پیش گوئی کر رہے ہیں۔ چنانچہ امریکی انٹیلیجنس حکام کی جانب سے جاری ایک نئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر سے جمع کر کے فلسطین میں آباد کیے گئے یہودیوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ اسرائیل 2025 تک دنیا کے نقشے سے مٹ جائے گا، جسکے باعث ان کا مستقل تاریک ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی خدشے کے تحت فلسطین میں بسائے گئے یہودی اپنی اصل ممالک کی جانب واپس لوٹ رہے ہیں۔

امریکی انٹیلیجنس اداروں کی تیار کردہ رپورٹ کے مطابق اسرائیل سے واپس جانے والے یہودیوں کی سب سے بڑی تعداد افریقی ممالک سے تعلق رکھتی ہے۔ جہاں سے گزشتہ چند برسوں کے دوران 5 لاکھ یہودیوں کو لا کر آباد کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک ملین یہودیوں کا تعلق وسطی ایشیائی ریاستوں سے ہے۔ یہ تمام یہودی اپنے اپنے ممالک کے بارے میں جاننے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اگلے 10 سال کے دوران یہ یہودی واپس چلے جائیں گے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل میں یہودی آباد کاروں کے ہاں شرح پیدائش میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ خود اسرائیل میں موجود 5 لاکھ یہودیوں کے پاس امریکا اور یورپی ممالک کے پاسپورٹ موجود ہیں، جو کسی بھی خطرے کی صورت میں امریکا یا یورپ منتقل ہو جائیں گے۔

رپورٹ میں مزید www.rasailojaraid.com بات کے بعد دینی قوتوں کے

زور پکڑنے کے بعد صہیونیوں کو اپنے مستقبل کے بارے میں طرح طرح کے خدشات لاحق ہیں اور یہودی اپنی اولاد کو دوسرے ممالک کی شہریت دلوانے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہودیوں کو یہ ڈر ہے کہ عرب ممالک بالخصوص مشرق وسطیٰ میں اسلامی قوتوں کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اسرائیل کے ساتھ کوئی بڑی جنگ ہو سکتی ہے اور یہ جنگ اسرائیل کی تباہی اور اس کے سقوط پر منتج ہوگی۔ کیونکہ 6 عشرے گزر جانے کے باوجود اسرائیل کے عالم اسلام اور عالم عرب کے ساتھ تعلقات نہیں بن سکے ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیل میں بسائے گئے یہودیوں کے ہاں اپنے ملک کے اختتام کے بارے میں خدشات صہیونی لیڈر شپ کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ یہودی آبادکاروں کی ایک بھاری اکثریت اسرائیلی حکومت کو قاتل اعتبار اور باصلاحیت نہیں سمجھتی ہے۔

مندرجہ بالا رپورٹ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ نہتے اور بھوکے پیاسے فلسطینی مسلمانوں کی بے مثال قربانیاں، لازوال جدوجہد اور استقامت رنگ لے آئی ہے۔ قبلہ اول کو پنجہ یہود سے بازیاب کرنا صرف فلسطینی مسلمانوں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ پوری دنیا میں جہاں کہیں مسلمان آباد ہیں، سب کے سب اس اجتماعی فریضے کی ادائیگی میں بقدر وسعت و طاقت شریک ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جیسے ہی یہ خبر سامنے آئی کہ اسرائیل ایک مسجد میں شراب میلہ منعقد کر رہا ہے، عالم اسلام بیدار و متحرک ہو جاتا، مگر افسوس خبروں کے جھوم میں ایسی کوئی خبر سننے کو نہیں ملی۔ کسی اسلامی ملک اور کسی اسلامی فرماں روا نے اظہارِ مذمت کی ضرورت تک نہ سمجھی۔ یہ امر ناگزیر ہے کہ ہر مسلمان مسئلہ فلسطین کو اپنے ایمان کا تقاضا سمجھتے ہوئے دامے، درمے، سخیے قدم بڑھائے۔ کیوں کہ اگر آج بھی ہم نے دجال کی ذریت کو تکمیل ڈالنے کے لیے فکرمندی، حوصلہ مندی اور دلالت مندی سے کام نہ لیا تو کل بدی کے سب سے بڑے ہرکارے ”دجال اعظم“ سے ایمان بچانا ہمارے لیے مشکل تر ہو جائے گا۔ جس کی آمد کی راہ ہموار کرنے کیلئے دے بے قدموں صہیونی پالیسی ساز راستے کے ”پتھر“ چن رہے ہیں۔ جس کے قعر صدارت کو سجانے کے لیے آج خاتمِ بدہن قبلہ اول کو ڈھانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ کون ہے جو وقت کی اس پکار پر لبیک کہنے کے لیے تیار ہے؟

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

اب قارئین ماہنامہ ”الحق“ فیس بک پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں